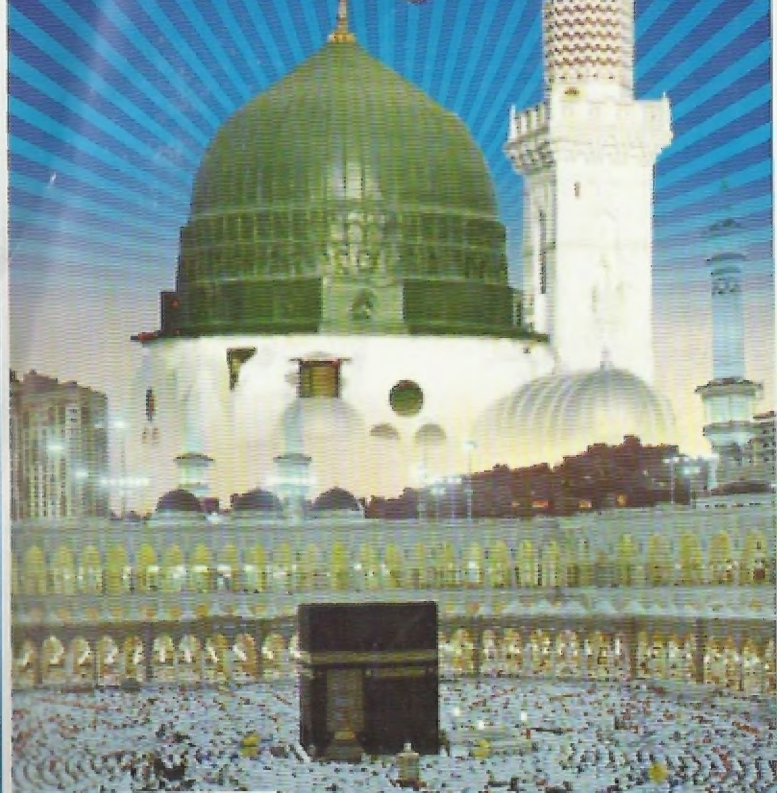


# کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت



لا  
ضمیر احمد رضا خان  
(الاحمدیہ)

پاکستان کا پہلا اسلامی شریعتی  
ضلع شیخوپورہ

مکتبہ مروتضائیہ

تفصیل لکھنا  
۱۶ سوال ۱۴۳۰ھ  
2009-10-4

# کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت

از  
ضمیر احمد مرتضائی (الشہادۃ العالمیہ)  
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ  
لاہور

مکتبہ مرتضائیہ قلعہ شریف  
ڈاکخانہ ناظر آباد تحصیل شریکوہ ضلع شیخوپورہ



## انتساب

حضور شیخ المشائخ محقق عصر، مدقق وقت، امام العاشقین حضرت خواجہ عالم پیر غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول رضی اللہ عنہ اور ان کے لخت جگر، نور نظر رئیس الفقہاء والمحدثین فضیلۃ الشیخ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنا فی الرسول رضی اللہ عنہ

اور ان کے خلف الرشید شاگرد جمید، پروردہ آغوش ولایت حضور فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا ندیر احمد مرتضائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نام

جن کی نظر عنایت اور فیضانِ کامل نے اس ادنیٰ خاکسار کو دینِ متین کی خدمت کے قابل بنایا۔

## مسئلہ

”جو شخص زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی 9 انچ کی بلند شے پر سجدہ کر سکتا ہے اُس کی نماز کرسی پر جائز نہیں اور جو اس طرح سجدہ نہیں کر سکتا اُس کے لیے کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن رکوع کے لیے کم اور سجدے کے لیے زیادہ جھکے ورنہ نماز درست نہ ہوگی۔ لیکن کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے احتیاط کی جائے۔“



## احمدیاء

بندہ اپنی اس کاوش کو اپنے پیارے والدین کے لیے ہدیہ تبریک رکھتا ہے۔  
جن کی شب و روز تربیت، محنت اور محبت نے مجھے قلم چلانے کے قابل کیا۔ اس  
نعمتِ عظمیٰ کی عطا پر اپنے تمام محسنین کو نہیں بھلا سکتا۔ خصوصاً میرے اساتذہ اس  
ہدیہ کے لائق ہیں۔

”جن کی تربیت علم میں خلوص کا درس دے۔“

”جن کی جلوت، خلوت اطاعتِ الہی میں یکساں رہے۔“

”جن کی قربت دینِ متین کی خدمت کا جذبہ اور عشق رسول ﷺ میں وارفتگی  
پیدا کرے۔“

”خصوص علی الخصوص میرے درس نظامی کے سب سے پہلے استاد محترم،

میرے پیارے ماموں جان استاذ العلماء والفہلاء حضرت علامہ و مولانا صاحبزادہ

خلیل احمد مرتضائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کو انتہائی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

گر قبول و ائد زہے عز و شرف

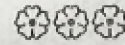
فقط ضمیر احمد مرتضائی

## فہرست

- 7..... ❁ ابتدائیہ
- 10..... ❁ اسلام میں کرسی کا تصور
- 10..... ❁ کرسی کا لغوی معنی
- 10..... ❁ قرآن مجید، احادیث اور آثار سے کرسی پر بیٹھنے کا جواز
- 13..... ❁ فاضل بریلوی رحمہ اللہ کا کرسی پر بیٹھنا
- 14..... ❁ کرسی کس کے لئے
- 14..... ❁ ارکانِ نماز
- 15..... ❁ صحت و مرض کا شرعی معیار
- 16..... ❁ فتاویٰ رضویہ سے ایک فتویٰ کی نقل
- 20..... ❁ سجدہ کتنی بلند جگہ پر ہو سکتا ہے
- 21..... ❁ ذرائع کی وضاحت
- 23..... ❁ بلند شے پر سجدہ کے لئے شرط
- 27..... ❁ بلند جگہ پر بیٹھنے میں قدم رکھنے کی احتیاط
- 28..... ❁ خلاصہ کلام اور احادیث مبارکہ
- 29..... ❁ نوٹ
- 31..... ❁ سجدہ کی طاققت نہ رکھنے والا اشارہ سے نماز پڑھے



- ❖ ایک اشکال اور اس کا حل ..... 32
- ❖ اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر کسی چیز کو بلند کر کے سجدہ کرے تو کیا حکم ..... 37
- ❖ تختہ دار کرسی پر نماز کا شرعی حکم ..... 42
- ❖ نصف گز (9 انچ) کی بلندی تک سجدہ کے تحقق کی اصل ..... 43
- ❖ علامہ احمد طحاوی شارح المراقی کی عبارت کا حل ..... 46
- ❖ اساءۃ کی وضاحت ..... 47
- ❖ تختہ دار کرسی پر اشارہ سے نماز پڑھنے کے لئے احتیاطی تدابیر ..... 50
- ❖ نتیجہ بحث ..... 51
- ❖ ماخذ و مراجع ..... 56



## ابتدائیہ

الحمد لله الذي وسع كرسيه السموات والارضين،  
والصلوة والسلام على خاتم النبيين وعلى آله  
وأصحابه المتبعين الطاهرين أما بعد !  
فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾

”ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔“ (القرآن)

## قارئین کرام

اللہ تعالیٰ کی ذات کا کروڑ ہا شکر ہے جس نے ہمیں وہ دین عطا فرمایا جس  
میں ہر مشکل کا حل موجود ہے جس طرح یہ دین بے مثال ہے اسی طرح اس دین  
لانے والے کی بھی مثال نہیں۔ اب تا قیامت یہی قانون اسلام چلے گا کیونکہ آپ  
ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ اور آقا کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اس امت کو  
بھی وہ کرامت ملی جو کسی اور امت کو نہیں۔ اس امتِ مکرمہ کی مدح خود اللہ تعالیٰ  
نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ  
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ ”تم  
بہترین امت ہو جسے لوگوں کے نفع کے لئے پیدا کیا گیا، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور



برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہو۔“

لیکن میرے محترم اس امت کی خیریت اور بھلائی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے:  
”تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔“

آج ہم اپنے مقام کو بھول چکے ہیں ہمیں کس نفع پر چلنا ہے؟ اپنا آئیڈیل کس کو بنانا ہے؟ ترقی کی بلندیوں پر کھنکھانے والی ہوگی؟ ان سب باتوں کی فکر ہمیں تب آسکتی ہے اگر ہم اپنے مقام کو ہمہ وقت یاد رکھیں۔ لیکن کفِ افسوس رگڑنے پڑتے ہیں کہ ہماری فکر اپنی فکر نہیں رہی، بیگانی فکروں پر ہم اپنے راستوں کا انتخاب، آئیڈیل کا چناؤ اور ترقی کی راہوں کو ہموار کرتے ہیں۔ آخر اسلام کے بارے سب کچھ جانتے ہوئے کیوں الٹی لنگاہائی جا رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے رحم و مغفرت کا الٹا مفہوم کیوں لیا جا رہا ہے؟

عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے دعویٰ میں فرائض کو کیوں ترک کیا جا رہا ہے؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں ہم سے اوجھل ہو گئیں جن کی راتیں خوفِ الہی میں کانپتے گزر جاتیں۔ آنکھیں یادِ الہی میں آنسو بہا بہا کر نشانِ زدہ ہو جاتیں۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے غفور رحیم ہونے پر یقین نہ رکھتے تھے؟ کیا انہیں عشقِ مصطفیٰ ﷺ نصیب نہ تھا؟ نہیں! بلکہ رحمتِ الہی کو وہ ہم سے زیادہ جاننے والے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی تڑپ دل میں ہم سے زیادہ رکھنے والے تھے۔ لیکن وہ عشق و رحمت کا معنی سمجھتے تھے کہ رحمت کا طالب وہی ہو سکتا ہے جو خوف رکھتا ہو۔ خوفِ الہی کے بغیر رحمتِ الہی کا طلبگار اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے فرائض کا تارک، عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے خالی ہے۔ یاد رہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفتِ غفار ہے اسی طرح اسکی صفتِ قہار اور جبار بھی ہے۔ آج ہماری فکریں اور عبادتیں اگر ایسی ہی غلامانہ اور سستی سے بھرپور رہیں تو وہ وقت دور نہیں کہ مسلمان کفار کے ہاتھوں ایسے

مارے جائیں کہ تاریخ اسکی مثال دینے سے شرمسار ہو۔ اصل مسلمانوں کی زیوں حالی کا دور تو اسی وقت سے شروع ہوتا نظر آتا ہے جب سے اصحابِ عزیمت اور شیرانِ اسلام کو نصابِ تاریخ کے اوراق سے سفید کر دیا گیا۔ اب ہماری فرضی نماز میں سستی کا ایک نیا دروازہ مسجد میں رکھی ہوئی کرسیوں نے کھول دیا ہے۔ اولاً تو دیکھا گیا ہے کہ صاحب، نوکری کی خاطر نماز کو آخری عمر کے لئے وقف کر دیتے ہیں اور اگر آتے ہیں تو مسجد میں اپنا انتظامی سکھ چلانے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کسی پر بے جا فتوے صادر کرتے ہیں اور کبھی لوگوں کے منہ سے خود کو حاجی صاحب کہلوانے کی بھرپور کوشش میں رہتے ہیں۔

افسوس! شیطان کس طرح اپنے پیارے مولا کی یاد سے غفلت کے پردے ڈالتا ہے سمجھ نہیں آتی کہ جناب اچھے بھلے گھر سے پیدل چلتے ہوئے آئے۔ مسجد کی بلند سیڑھیاں عبور کریں اور آکر فوراً مریض بن کر کرسی کی زینت بن گئے۔

انہیں اگر کہا جائے کہ ان کرسیوں پر نماز اس مریض کی ہوتی ہے جو سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا آپ تو زمین پر سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ تھوڑی سی ہلکی پھلکی تھکاوٹ یا جوڑوں کی درد سے نماز کا سجدہ اور قیام چھوڑ رہے ہو۔ تو جواب میں کہتے ہیں..... ارے بھئی! اللہ قبول کرنے والا ہے.....

بیشک اللہ تعالیٰ مومنین کے عمل کو ضائع نہیں فرماتا۔ لیکن عمل کر کے پیش تو کرو یہ ارکان کے بغیر ادا کی ہوئی نماز کیسا ادھورا عمل ہے۔ یہی لوگ عام دنیا دار کے سامنے حاضر ہوں تو ہر اونچی نیچی بات کا خیال رکھیں ذرا بھر قانون کی مخالفت نہ کریں لیکن کیسے عظیم بادشاہ کی بارگاہ میں بیباک آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شعور، بیدار مغزی اور اسلامی فکر عطا فرمائے تاکہ ہم نماز سے جسمانی سکون حاصل کرنے کی بجائے قلبی و روحانی سکون حاصل کریں۔ امین بجاہ سید المرسلین ﷺ



## اسلام میں کرسی کا تصور

کرسی کا لغوی معنی

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

کرسی لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس پر ٹیک لگا کر بیٹھا جاتا ہے۔ ثعلب نے کہا کرسی وہ ہے جو عرب کے نزدیک بادشاہوں کی کرسی کی حیثیت سے معروف ہے۔

”ٹیک لگانے کی قید سے کرسی تخت سے ممتاز ہو گئی۔“<sup>①</sup>

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

”زخشری نے کہا ہے کہ کرسی وہ ہے جس پر بیٹھنے کے بعد مقعد سے زائد جگہ نہ بچے (یہ تخت اور کرسی میں فرق ہے، تخت پر بیٹھنے کے بعد جگہ باقی رہتی ہے اور کرسی میں نہیں رہتی۔“<sup>②</sup>

قرآن مجید، احادیث اور آثار سے کرسی پر بیٹھنے کا جواز

قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کرسی پر بیٹھتے تھے:

﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَالْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا﴾

”اور بیشک ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کی کرسی پر ایک جسم ڈالا۔“ (القرآن)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا، امام بخاری روایت کرتے ہیں:

”حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس وقت میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے نظر اوپر اٹھائی تو دیکھا کہ جو فرشتہ میں نے حرا میں دیکھا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔“<sup>①</sup>

رسول اللہ ﷺ خود بھی کرسی پر بیٹھے ہیں، امام مسلم روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اس وقت آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ایک مسافر آیا ہے وہ دین کے متعلق سوال کر رہا ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہو گئے، حتیٰ کہ میرے پاس آئے ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھ گئے، میرا گمان ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے علم سے مجھے دین کی تعلیم دی پھر آ کر اپنا خطبہ مکمل کیا۔<sup>②</sup>

علامہ نووی نے لکھا ہے: کہ رسول اللہ ﷺ کرسی پر اس لئے بیٹھے تھے کہ

① صحیح بخاری ج 1 ص 3 مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، 1381ھ

② صحیح مسلم ج 1 ص 287، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، 1375ھ

① لسان العرب ج 6 ص 194، مطبوعہ نشر ادب الحوزة قم، ایران، 1405ھ

② عمدة القاری ج 1 ص 237، مطبوعہ ادارة الطباعة المسيرية مصر، 1348ھ



سب لوگ آپ کا کلام سنیں اور آپ کی زیارت کریں۔<sup>①</sup>

اس حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔<sup>②</sup>

رسول اللہ ﷺ کے گھر میں بھی کرسی تھی، امام احمد روایت کرتے ہیں۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گزشتہ رات میں نے  
گھر میں آہٹ سنی تو باہر جبریل امین تھے۔ میں نے کہا آپ گھر کے اندر کیوں  
نہیں آتے، کہا گھر میں کتا ہے، میں نے گھر جا کر دیکھا تو کرسی کے نیچے حسن کے  
کتے کا بچہ تھا۔<sup>③</sup>

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کرسی پر بیٹھے تھے، امام بخاری روایت کرتے ہیں: ”ابو دآئل  
بیان کرتے ہیں کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا اور کہا اس بیٹھنے کی جگہ  
پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے۔“

اور متعدد احادیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کرسی پر بیٹھے تھے، امام  
نسائی روایت کرتے ہیں۔ عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کرسی  
لائی گئی اور وہ اس پر بیٹھے۔<sup>④</sup>

امام نسائی نے اس حدیث کو دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام احمد  
نے بھی اس کو دو سندوں سے روایت کیا ہے۔<sup>⑤</sup>

① علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی 676ھ، شرح مسلم ج 1 ص 287، مطبوعہ نور

محمد اصح المطابع کراچی، 1375

② امام احمد ابن حنبل متوفی 241ھ، مسند احمد ج 5 ص 80، مطبوعہ مکتب اسلامی

بیروت، 1398ھ

③ مسند احمد ج 1 ص 107، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، 1398ھ

④ سنن نسائی ج 1 ص 27 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

⑤ مسند احمد ج 1 ص 139، 122، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت 1398ھ

امام احمد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غزوہ میں بھیجے  
ہوئے بارہ صحابہ کے متعلق فرمایا وہ شہید ہو گئے ان کے چہرے جنت میں چودھویں  
رات کے چاند کی طرح چمک رہے تھے ان کے لئے سونے کی کرسیاں لائی گئیں۔<sup>①</sup>  
شیخ الاسلام امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے کرسی پر بیٹھنے کو ان الفاظ میں  
بیان کرتے ہیں:

”مولانا المکرم اکرمکم وعلیکم السلام ورحمته اللہ وبرکاته،  
آپ کی رجسٹری 15 ربیع الاول شریف کو آئی، میں 12 ربیع الاول شریف کی مجلس  
پڑھ کر شام ہی سے ایسا علیل ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا، میں نے وصیت نامہ بھی لکھوا دیا  
تھا۔ آج تک یہ حالت ہے کہ دروازہ سے متصل مسجد ہے چار آدمی کرسی پر بٹھا کر  
مسجد لے جاتے اور لاتے ہیں۔“<sup>②</sup>

① مسند احمد ج 3، ص 135، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، 1398ھ، تبيان القرآن

ج 1، ص 975، 976، مطبوعہ فرید بک سنال اردو بازار لاہور

② فتاویٰ رضویہ ج 9، ص 547، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



## صحت و مرض کا شرعی معیار

اگر مندرجہ ذیل عذروں میں سے کوئی عذر بھی پایا گیا تو نماز میں قیام چھوڑ سکتا ہے یہ عذر خواہ حقیقی ہو جیسے:

① کھڑا ہونے سے گر جاتا ہو،..... یا عذر حکمی ہو مثلاً:

② کھڑا ہونے سے بیماری کے بڑھنے کا خوف ہو۔

③ کھڑا ہونے سے زخم سے پٹی گر جائے گی اور زخم خراب ہو سکتا ہے۔

④ کھڑا ہونے سے سر چکرائے گا۔

⑤ کھڑا ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔

⑥ کھڑا ہونے سے پیشاب کے قطرات ٹپک جائیں گے۔

⑦ کھڑا ہونے سے نمازی کے زخم سے خون بہہ نکلے گا۔

⑧ کھڑا ہونے سے چوتھائی ستر کھل جانے کا خدشہ ہو۔

⑨ کھڑا ہونے سے قرات سے بالکل عاجز آجائے گا۔

⑩ کھڑا ہونے سے رمضان المبارک کا روزہ نہ بھاسکے گا۔

⑪ کھڑا ہونے میں دشمن کا خوف آڑے آتا ہو۔

⑫ ایسی تنگ جگہ ہو جہاں کھڑا ہونا نہایت دشوار ہو اور اسکے علاوہ اور کوئی جگہ بھی

نہ ہو۔<sup>①</sup>

ان تمام صورتوں میں یا اس جیسی دیگر صورتوں میں سے اگر کوئی ایک صورت

پائی جائے تو نماز بیٹھ کر اور سجدہ کر کے ادا کی جائے گی۔ اس مرض سے فقط قیام

① درمختار، ردالمحتار ج 2 ص 681، 682 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور

البحر الرائق ج 2 ص 199 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

## کرسی کس کے لئے؟

کرسی کا جو اہل ہو کرسی اسی کیلئے ہوتی ہے نا اہل کا مقام کرسی نہیں ہے

ہم قارئین کے سامنے اہلیت کا معیار شریعت مطہرہ کے میزان میں تولیں گے۔ جسے شریعت کرسی کے قابل قرار دے ہم اس پر مرض کے احکام بتائیں گے اور جسے شریعت کرسی کے قابل نہ قرار دے ہم اس پر تندرستی کے احکام لگائیں گے۔ شریعت اسلامیہ میں مریض اور تندرست کی نماز میں فرق ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مریض اسے کہیں گے جو جوڑوں میں ہلکی پھلکی درد یا تھکاوٹ محسوس کرے؟ نہیں بلکہ ایسا شخص تندرست کے حکم میں ہے اور کرسی پر ایسے شخص کی نماز باطل ہوگی۔

## ارکان نماز

صحت اور مرض کے معیار شرعی سے قبل یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ نماز کے اندر سات فرض ہیں:

① تکبیر تحریمہ ② قیام ③ قرات ④ رکوع ⑤ سجود ⑥ آخری قعدہ ⑦

خروج بھنہ (اپنے عمل سے نماز سے باہر نکلنا)۔

ان ارکان میں سے اگر ایک رکن بھی رہ گیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔



ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس حالت میں قیام حرج عظیم ہے جسے شریعت میں اٹھالیا گیا ہے۔<sup>①</sup>

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے کہتے ہیں مجھے بوا سیر کا مرض تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کی ادائیگی کے بارے دریافت کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((صل قائما فان لم تستطع فقعدا فان لم تستطع فعلى جنب))

”نماز کو (اولاً) کھڑے ہو کر پڑھو اگر طاقت نہ رکھو تو بیٹھ کر پڑھو اگر اتنی بھی طاقت نہ رکھو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرو۔“<sup>②</sup>

محض تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے قیام کو چھوڑنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ سے ترک قیام کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے کچھ ایسا فرمایا۔ (سوال و جواب نقل ہے):

((فتاویٰ رضویہ جلد 6 پر مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو))

مسئلہ 405: مرسلہ محمود حسین 5 محرم الحرام 1308ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نماز کھڑے ہو کر بوجہ عذر بیماری کے نہیں پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں آیا اس کو ضروری ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہی ہو کر کہے اور پھر بیٹھ جائے یا سرے سے بیٹھ کر نماز شروع کرے اور ادا کر لے، دوسری شق میں نماز اس کی ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں بیشک اس پر لازم کہ تحریمہ کھڑے ہو کر باندھے جب قدرت نہ رہے بیٹھ جائے۔ یہی صحیح ہے، بلکہ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اس کا خلاف اصلاً منقول نہیں۔ تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

((ان قدر علی بعض القيام ولو متكئا علی عصا او حائط قام لزوما بقدر ما يقدر لو قدر آية او تكبيرة علی المذهب لان البعض معتبر بالكل))<sup>①</sup>

”اگر نمازی قیام پر قدرے قادر ہو اگرچہ وہ عصا یا دیوار کے ذریعے ہو تو اس پر حسب طاقت قیام کرنا لازم ہے خواہ وہ ایک آیت یا تکبیر کی مقدار ہو۔ مختار مذہب یہی ہے کیونکہ بعض کا کل کے ساتھ اعتبار کیا جاتا ہے۔“

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للعلامة الزیلعی میں ہے:

((ولو قدر علی بعض القيام دون تمامه بان كان قدر علی التكبير قائما او علی التكبير وبعض القراءة فانه يؤمر بالقيام ویأتی بما قدر علیه ثم یقعد اذا عجز))<sup>②</sup>

”اگر کچھ قیام پر قادر ہو تمام پر نہ ہو، مثلاً: کھڑے ہو کر تکبیر یا تکبیر اور کچھ قرأت پر قادر ہو تو اسے قیام کا حکم دیا جائے اور وہ حسب طاقت قیام کے ساتھ بجالائے، پھر جب عاجز آئے تو بیٹھ جائے۔“

① دُر مختار شرح تنویر الابصار، باب صلوٰۃ المريض، مطبوعہ محبتانی دہلی، 104/1.

② تبیین الحقائق باب صلوٰۃ المريض مطبوعہ امیریہ کبریٰ مصر 200/1.

① تبیین الحقائق ج 1 ص 200 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

② بخاری شریف، جلد 1، صفحہ: 105، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی



خانیہ میں ہے:

(ولو قدر علی ان یکبر قائما ولا یقدر علی اکثر من ذلك یکبر قائما ثم یقعده) ①

”اگر کھڑے ہو کر صرف تکبیر کہنے پر قادر ہے اس سے زیادہ پر قادر نہیں تو کھڑے ہو کر تکبیر کہے پھر بیٹھ جائے۔“

اس سے آگے آخر میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”آج کل بہت جہال ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبر سن میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں حالانکہ اولاً ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے نہ کوئی نیا مرض لاحق ہو نہ گر پڑنے کی حالت ہو نہ دوران سر وغیرہ کوئی سخت الم شدید ہو صرف ایک گونہ مشقت و تکلیف ہے جس سے بچنے کو صراحۃً نمازیں کھوتے ہیں ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے بحیلہ ضعف و مرض فرض بیٹھ کر پڑھے اور وہی باتوں میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کر لیتے ایسی حالت میں ہرگز قعود کی اجازت نہیں بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔ کافی شرح وافی میں ہے:

(ان لحقه نوع مشقة لم یجز ترك القيام)

”اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو ترک قیام جائز نہ ہوگا۔“

ثانیاً مانا کہ انہیں اپنے تجربہ سابقہ خواہ کسی طبیب مسلمان حافظ عادل مستور الحال غیر ظاہر الفسق کے اخبار خواہ اپنے ظاہر حال کے نظر صحیح سے جو کم ہمتی و آرام

طلبی پر مبنی نہ ہو بظن غالب معلوم ہے کہ قیام سے کوئی مرض جدید یا مرض موجود شدید و مدید ہوگا مگر یہ بات طویل قیام میں ہوگی تھوڑی دیر کھڑے ہونے کی یقیناً طاقت رکھتے ہیں تو ان پر فرض تھا کہ جتنے قیام کی طاقت تھی اتنا ادا کرتے یہاں تک کہ اگر صرف اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہہ سکتے تھے تو اتنا ہی قیام میں ادا کرتے جب وہ غلبہ ظن کی حالت پیش آتی بیٹھ جاتے یہ ابتدا سے بیٹھ کر پڑھنا اب بھی ان کی نماز کا مفسد ہوا۔

ثالثاً ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنے آپ بقدر تکبیر بھی کھڑے ہونے کی قوت نہیں رکھتا مگر عصا کے سہارے سے یا کسی آدمی خواہ دیوار پر تکیہ لگا کر کل یا بعض قیام پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ جتنا قیام اس سہارے یا تکیہ کے ذریعے سے کر سکے بجالائے، کل تو کل یا بعض در نہ صحیح مذہب میں اس کی نماز نہ ہوگی (فقد مرم من الدر ولو متکنا علی عصا او حائط) ② ”در کے حوالے سے گزرا اگر چہ عصا یا دیوار کے سہارے سے کھڑا ہو سکے۔“

تبیین الحقائق میں ہے:

(لو قدر علی القيام متکنا (قال الحلواني) الصحيح انه یصلی قائما متکنا ولا یجزیه غیر ذلك وكذلك لو قدر ان یعتد علی عصا او علی خادم له فانه یقوم ویتمک) ②

”اگر سہارے سے قیام کر سکتا ہو (حلوانی نے کہا) تو صحیح یہی ہے کہ

① در مختار باب صلوة المریض مطبوعہ مجتہائی دہلی 104/1.

② تبیین الحقائق باب صلوة المریض مطبوعہ مطبعة امبریہ کبریٰ مصر 200/1.

① فتاویٰ قاضی خان، باب صلوة المریض، نولکشور لکھنؤ 82/1.



سہارے سے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اس کے علاوہ کفایت نہ کرے گی اور اسی طرح اگر عصا یا خادم کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہے تو قیام کرے اور سہارے سے نماز ادا کرے۔“

یہ سب مسائل خوب سمجھ لیے جائیں باقی اس مسئلہ کی تفصیل تام و تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے جس پر اطلاع نہایت ضروری و اہم کہ آج کل ناواقفوں سے جاہل تو جاہل بعض مدعیان علم بھی ان احکام کا خلاف کر کے ناحق اپنی نمازیں کھوتے اور صراحتاً مرتکب گناہ و تارک الصلوٰۃ ہوتے ہیں۔

وبالله العصمة ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم  
والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

### سجدہ کتنی بلند جگہ پر ہو سکتا ہے

اگر نمازی زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا لیکن اتنی بلند جگہ پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جسکی مقدار دو خشت یعنی 12 انگل تقریباً 9 انچ سے کم ہو تو اس پر سجدہ کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

چنانچہ امام بکر علی ابن الحداد رحمۃ اللہ علیہ الجوہرۃ النیرۃ میں رقمطراز ہیں:

(قال الحلواني ان كان التفاوت مقدار اللبنة او اللبنتين  
يجوز وان كان اكثر لا يجوز وارا داللبنة المنصوبة لا  
المفروشة وحداللبنۃ ذراع)

”امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر (سجدہ اور قدم کے درمیان)

تفاوت ایک خشت یا دو خشت (9 انچ) کی مقدار تک ہے تو جائز اس سے زیادہ ہے تو ناجائز اندازہ کھڑی اینٹ کا ہوتا ہے کچھی اینٹ کا نہیں اور ایک اینٹ کی حد ربع گز 6 انگل ( $4\frac{1}{2}$  انچ) ہے۔“<sup>①</sup>

### ذراع کی وضاحت

ذراع کی تحقیق میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(وفی البحران فی کثیر من الکتب أنه ست قبضات  
لیس فوق، کل قبضة إصبع قائمة فهو أربع وعشرون  
اصبعاً بعد د حروف: لا اله الا الله محمد رسول الله  
والمراد بالا صبع القائمة ارتفاع الا بهام كما فی غاية  
البيان، والمراد بالقبضة أربع أصابع مضمومة، نوح  
اقول: وهو قريب من ذراع اليد، لا نه ست قبضات و  
شئى و ذلك شبران)

”یعنی ”بحر الرائق“ میں ہے کہ اکثر کتابوں میں ذراع کی مقدار (پہلو بہ پہلو ملائے ہوئے) چھ ہتھ ہیں اس سے زیادہ نہیں اور ہر قبضہ کی مقدار ایک کھڑی انگلی ہے (عرض میں اور اسی طرح عرض میں انگلیاں ملا کر رکھتے جائیں) تو یہ چوبیس انگلیاں (ایک ذراع میں) بنتی ہیں۔ جو کلمہ شریف ”لا اله الا الله محمد رسول الله“ کے

① الجوہرۃ النیرۃ ج 1 ص 63 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، فتح القدیر شرح الہدایۃ ج 1 ص 264 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ



حروف کی تعداد کے مطابق ہیں۔ اور کھڑی انگلی سے مراد یہ ہے  
انگوٹھے کو اٹھا کر (قبضہ کے اوپر چوڑائی میں انگلی رکھی جائے) جیسا کہ  
غایۃ البیان میں ہے اور قبضہ سے مراد چار ٹلی ہوئی انگلیاں ہیں۔<sup>①</sup>  
میں کہتا ہوں۔ یہی مقدار ذراع الید کے قریب ہے کیونکہ ذراع الید کی  
مقدار چھ قبضے اور کچھ ہے یعنی دو بالشت کی لمبائی۔  
ایسا ہی قاضی محمد علی التھانوی لکھتے ہیں:

(والذراع بمعنى كز عند الفقهاء اربعة وعشرون  
اصبعاً مضمونة سوى الابهام بعدد حروف لا اله الا  
الله محمد رسول الله و كل اصبع ست شعيرات  
مضمومة بطون بعضها الى بعض و يسمى بذراع الكر  
باس وهو المعتبر في تقدير العشر في العشر)

”یعنی ذراع جس کا معنی کز ہے فقہاء کرام کے نزدیک اسکی مقدار  
انگوٹھے کے علاوہ چوبیس انگلیوں کو پہلو بہ پہلو ملانے سے حاصل ہو  
جاتی ہے جو کلمہ شریف لا اله الا الله محمد رسول الله کے حروف کی تعداد  
کے مطابق ہیں اور ہر انگلی کی مقدار چھ جو کہ پہلو بہ پہلو ملانے کے  
برابر ہے اور اس کا نام ذراع الکر باس بھی ہے اور یہی مقدار وہ درود  
کے پینے میں پھیلے ہوئے پانی کی لگائی جاتی ہے۔“<sup>②</sup>

منیہ اور اس کی شرح غنیۃ میں ہے:

① ردالمحتار علی الدر المختار ج 1 ص 383 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور

② الکشاف فی اصطلاحات الفنون ج 1 ص 513 مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور پاکستان

(ولو كان موضع السجود ارفع اى اعلى من موضع  
القدمين ان كان ارتفاعه مقدار ارتفاع لبتين  
منصوبتين جاز السجود عليه والاى وان لم يكن  
ارتفاعه مقدار لبتين بل كان ازید فلايجوز السجود  
وأراد باللينة فى قوله مقدار لبتين لبنة بخارى وهى  
ربع ذراع عرض ست أصابع فمقدار ارتفاع اللبتين  
المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشرة اصبعاً)

”اگر سجدہ قدموں کی جگہ سے بلند ہو پھر دیکھیں گے کہ یہ بلندی دو  
کھڑی اینٹوں کے برابر ہے تو اس پر سجدہ جائز ہے اور اگر یہ بلندی دو  
اینٹوں کی مقدار نہیں بلکہ اس سے زیادہ ہے تو اس پر سجدہ جائز نہیں اور  
مصنف کے قول ”مقدار لبتین“ میں اینٹ سے مراد بخارا کی اینٹ  
ہے جسکی مقدار چوتھائی کز ( $4\frac{1}{2}$  اینچ) ہے یعنی چھ انگلیوں کی چوڑائی  
جسکے مطابق دو کھڑی اینٹوں کی بلندی نصف کز طولاً 12 انگلیاں  
(9 اینچ) ہے۔“<sup>①</sup>

بلند شے پر سجدہ کیلئے شرط

بلند شے پر سجدہ کے لئے شرط یہ ہے کہ اس شے کو زمین کی سختی پہنچتی ہو۔  
چنانچہ منیہ اور اسکی شرح غنیۃ میں ہے:

(ولو كانت الوسادة على الارض فسجد عليها جاز)

① غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص 281 مطبوعہ مذہبی کتب خانہ اردو بازار کراچی



ایضا و لكن ان كان يجد قوة الارض تكون صلوة بالركوع والسجود والافهى بالايماء ايضا وفائدتها تظهر فيما اذا قدر في اثنا ثها على الركوع والسجود بلا وسادة فانه يلزم استيناف الصلوة ولا يجوز له البناء ان لم يكن يجد قوة الارض

”یعنی اگر تکیہ زمین پر ہو پھر اس پر سجدہ کیا تو یہ بھی جائز ہے لیکن اس شرط کیساتھ کہ وہ زمین کی سختی کو پاتا ہو اور اس صورت میں اس کی نماز رکوع و سجود کے ساتھ ادا مانی جائے گی اور اگر وہ زمین کی سختی نہیں پاتا تو اسکی یہ نماز اشارہ سے ادا ہونے والی ہوگی اور ان دو صورتوں میں فرق کا فائدہ وہاں ظاہر ہوگا جہاں (یہ اشارہ سے پڑھنے والا) نماز کے اندر ہی بغیر تکیہ کے رکوع و سجود والی نماز پر قادر ہو گیا کیونکہ اب اسے نئے سرے سے نماز پڑھنا لازم ہے اسی پر بناء جائز نہیں (یہ اس وقت ہے) جب وہ زمین کی سختی نہ پائے۔ (اگر پالے تو بنا جائز ہے)۔“<sup>①</sup>

در مختار میں ہے:

(ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما فان فعل بالبناء للمجهول، ذكره العيني وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح على أنه ايماء لا سجود الا ان يجد قوة الارض)

”یعنی چہرے کی طرف کسی ایسی شے کو نہ اٹھایا جائے جس پر سجدہ کیا

جاسکے کیونکہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ اگر ایسا کر لیا گیا لیکن وہ اپنے سر کو سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکاتا ہے تو نماز درست ہو جائے گی۔ (خیال رہے کہ) اس طریقہ پر نماز اشارہ سے ادا ہوئی ہے سجدہ سے نہیں۔ مکروہ زمین کی سختی کو پالے (تو نماز سجدہ سے ادا ہوگی)۔“<sup>①</sup>

اس کے تحت رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

(فحيثئذ ينظر ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة اولبتين فهو سجود حقيقي فيكون ركعاً ساجداً لا مؤثماً حتى انه يصح اقتداء القائم به واذ اقرر في صلاته على القيام يتمها قائماً وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مؤثماً فلا يصح إقتداء القائم به واذ اقدر فيها على القيام استأنفها)

”یعنی اس وقت دیکھا جائے گا کہ اگر زمین پر رکھی ہوئی چیز ان چیزوں میں سے ہے جس پر سجدہ درست ہو جاتا ہے مثلاً: پتھر (کہ اس کو زمین کی سختی پہنچتی ہے) اور اس رکھی ہوئی چیز کی بلندی ایک اینٹ یا دو اینٹ سے زیادہ بھی نہیں تو (اس رکھی ہوئی چیز پر سجدہ کر کے نماز ادا کرنے والا) حقیقی طور پر سجدہ اور رکوع کر کے نماز ادا کرنے والا ہوگا اسے اشارہ سے نماز پڑھنے والا نہیں کہیں گے حتیٰ کہ اگر یہ امام ہے تو اس پیشے ہوئے کے پیچھے کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے والے کی نماز

① ردالمحتار و درمختار ج 2 ص 685، 686 مکتبہ حقانیہ محلہ چنگی پشاور

① غینۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص 259 مطبوعہ مذہبی کتب خانہ اردو بازار کراچی



درست ہوگی اور جو نہی یہ شخص دوران نماز کھڑے ہونے پر قدرت پاتا ہے تو بتایا نماز کھڑے ہو کر ادا کرے گا۔ اور اگر زمین پر رکھی ہوئی شے اس صفت پر نہیں ہے (یعنی وہ زمین کی سختی کو نہ پائے یا اس شے کی لمبائی دو اینٹوں (نصف گز، 12 انچ یعنی 9 اینچ) سے زیادہ ہے) تو اس وقت یہ اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہوگا اس وقت اسکے پیچھے کھڑا ہونے والے (مدرسہ) کی نماز صحیح نہ ہوگی اور جیسے ہی یہ نماز میں کھڑا ہونے پر قدرت پاتا ہے (یعنی کسی طرح صحیح سجدہ کرنے لگ جاتا ہے) تو نماز کو نئے سرے سے پڑھے گا۔<sup>①</sup>

عمدة الرعاۃ حاشیہ شرح الوقایہ میں ہے:

(ومعنى الرفع ان يحمل شئ الى وجهه يسجد عليه وان كانت الوسادة موضوعة على الارض وسجد عليها جاز كذا في الذخيرة)

”یعنی اٹھانے کا معنی یہ ہے کہ کسی شے کو چہرے کی طرف اس طرح اٹھایا جائے کہ اس پر سجدہ کیا جاسکے اور اگر ایسا نگیہ جسے زمین پر رکھا اور سجدہ کیا تو یہ جائز ہے جیسا کہ ذخیرہ میں ہے۔“<sup>②</sup>

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

مگر اب غالب مساجد میں ایک اور کراہت پیش آئے گی وہ یہ ہے کہ اگلے درجے کی کرسی چمن سے بلند ہوتی ہے تو کھڑا ہوا نیچے اور سجدہ بلندی پر کیا یہ بلندی

① ردالمحتار و درمختار ج 2 ص 685، 686 مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور

② عمدة الرعاۃ حاشیہ شرح الوقایہ ج 1 ص 266 مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ پشاور

اگر دو خشت بخارا یعنی 12 انچ یعنی (ایک خشت) پاؤ گز کی قدر ہوئی جب تو نماز ہی نہ ہوگی کمائیں علیہ فی الدر المختار (جیسا کہ در مختار میں اس پر نص وارد کی گئی ہے۔ اور اگر اس سے کم ہوئی جب بھی کراہت سے خالی نہیں۔ لہذا اس کا علاج یہ ہے کہ در کی کرسی اس قدر جس میں امام سجدہ کر سکے زمین کاٹ کر چمن کے برابر کر دی جائے اب امام در کے باہر کھڑا ہو اور اس کٹی ہوئی زمین میں سجدہ کرے سب کراہتیں جاتی رہیں اور وہ جو چوکی رکھ دیتے ہیں یا لکڑی وغیرہ کا چبوترہ بنا دیتے ہیں اس سے اگرچہ دو کراہتیں جاتی رہیں کہ اب نہ امام در میں ہے نہ اس کا سجدہ پاؤں کی جگہ سے بلند ہے مگر تیسری کراہت اور عارض ہوئی کہ امام کو مقتدیوں سے بلند جگہ بقدر اختیار کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔<sup>①</sup>

بلند جگہ پر بیٹھنے میں قدم رکھنے کی احتیاط

امام بکر علی ابن الحداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(ولو صلى على الدكان وأدلى رجله عن الدكان عند السجود لا يجوز وكذا على السرير اذا أدلى رجله عنها لا يجوز ولو كان موضع السجود ارفع من موضع القدمين)

”یعنی اگر نمازی بلند جگہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور اپنے قدموں کو سجدہ کے وقت بلند جگہ سے زمین کی طرف لٹکاتا ہے تو یہ جائز نہیں اور اسی طرح تختہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا جب اپنے قدموں کو بلند جگہ

① فتاویٰ رضویہ ج 7 ص 320 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور



سے نیچے لٹکا کر (کہ قدم زمین سے اٹھیں رہیں) نماز ادا کرے گا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ اگرچہ سجدہ کی جگہ کو قدموں سے بلند ہی کیوں نہ رکھا گیا ہو۔<sup>①</sup>

خلاصہ کلام اور احادیث مبارکہ

اگر نمازی زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا لیکن اتنی بلند جگہ پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جسکی مقدار دو بخارا کی اینٹیں یعنی 12 انگل تقریباً 9 انچ سے کم ہو تو اس پر سجدہ کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ اور اس بلند شے کو زمین کی تختی پہنچ رہی ہو اور اگر بلند جگہ پر بیٹھا ہے تو قدم زمین پر رکھے ہوئے ہوں۔ اسی مفہوم پر چند احادیث مبارکہ چنانچہ امام بیہقی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں جو انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی۔

آپ کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں:

(رأيت أم سلمة زوج النبي ﷺ تسجد على وسادة من آدم من رملها)

”میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو چڑے کے تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھا کیونکہ آپ آشوب چشم کے مرض میں مبتلا تھیں۔“<sup>②</sup>

امام ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک روایت کرتے ہیں:

(عن انس أنه سجد على مرفقة)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ چھوٹے تکیہ پر سجدہ فرماتے۔“<sup>①</sup>

اسی طرح حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک روایت کرتے ہیں:

(عن أبي العالیة انه كان مريضاً وكانت المرفقة تشني فيسجد عليها)

”حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ آپ مریض تھے آپ کے لئے چھوٹا تکیہ موڑ دیا جاتا جس پر آپ سجدہ فرما لیتے۔“<sup>②</sup>

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں:

(عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنه رخص فی السجود علی الوسادة)

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تکیہ پر سجدہ کرنے کی رخصت دیتے تھے۔“<sup>③</sup>

نوٹ:

اگر نمازی بلند شے پر سجدہ کرے اور وہ شے ہتھیلی، کپڑا، ران اور تکیہ ہے تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر وہ بلند شے اس کے علاوہ ہے تو حالت عذر میں جائز ورنہ مکروہ ہے۔

① مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 244 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

② مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 244 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

③ البیہقی ج 2 ص 307 دار المعرفہ بیروت لبنان

① الجوهرۃ النيرة ج 1 ص 63 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان

② البیہقی ج 2 ص 307 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان



چنانچہ غنیۃ میں ہے:

(ولو وضع كفہ بالارض وسجد علیہا یجوز علی الصحیح ولو بلاعذر والوجه فی ذلك ان السجود لا یشرط أن یکون علی الارض بلا حائل ولا ان لا یکون موضع السجود ارفع من موضع القدمین حیث قد کان السجود علی الکف بمنزلة السجود علی فاضل الثوب فیجوز مطلقا والسجود علی الفخذ بمنزلة السجود علی الوسادة لکن لما کانت ذلك بعضا منه ولم یتعارف السجود علیہا لم یجز بلاعذر بخلاف الکف فان الساجد علیہا یعد ساجدا عرفا وفي القنیۃ بسط یدیه وسجد علیہا یجزیه ویکره انتهى فالجواز لما قلنا والکراهۃ لمافیہ من مخالفۃ الماثور من مواظبتہ علیہ السلام ومن بعده)

”یعنی اگر نمازی نے سجدہ کرتے وقت زمین پر ہتھیلی رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو صحیح مذہب کے مطابق جائز ہے اگرچہ بلاعذر ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں اصل وجہ یہ ہے کہ زمین پر سجدہ کرنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ سجدہ کی جگہ قدموں کی جگہ سے بلند نہ ہو۔ ہتھیلی پر سجدہ اس وقت اپنے زائد کپڑے پر سجدہ کرنے کی مثل ہوگا اور وہ مطلقاً جائز ہے۔ البتہ ران پر سجدہ تکیہ پر سجدہ کرنے کی مانند ہے۔ لیکن جب کسی ایسی چیز پر سجدہ کیا

جو متعارف نہیں ہے تو بلاعذر جائز نہیں ہے یہ خلاف ہتھیلی کے کیونکہ اس پر سجدہ کرنے والے کو عرفاً سجدہ کرنے والا شمار کیا جاتا ہے۔ اور قنیۃ میں ہے جس نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا یا اور اس پر سجدہ کیا تو مع الکراهۃ جائز ہے۔“<sup>①</sup>

لہذا ایسا کرنے کا جواز ہماری گزشتہ گفتگو کی وجہ سے ہے (جس میں ہتھیلی اور ران کو تکیہ اور اپنے زائد کپڑے پر قیاس کیا گیا ہے) اور کراہت اسمیں اس وجہ سے ہے کہ اس میں رسول اکرم ﷺ اور سلف صالحین کی منقول مواظبت کی مخالفت لازم آتی ہے۔

سو ہتھیلی اور ران کے علاوہ کسی شے پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور عذر کے ساتھ ایسی چیز پر بھی سجدہ جائز ہے جو زمین پر قائم ہو اور اس کی بلندی زمین سے 9 انچ تک ہو اس سے اوپر نہ ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

سجدہ کی طاقت نہ رکھنے والا اشارہ سے نماز پڑھے

اگر نمازی اس قدر مجبور ہو گیا کہ نہ وہ زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور نہ ہی نصف ذراع (9 انچ) سے کم کسی شے پر تو ایسا شخص نماز اشارہ سے ادا کرے گا۔ اشارہ سے نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر رکوع کے لئے کم جھکے اور سجدہ کے لئے اس سے زیادہ جھک کر نماز ادا کرے اور جھکنے کے لئے بہت زیادہ بیچے جانے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع کے لئے کم اور سجدہ کیلئے اس سے

① غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص 280 مطبوعہ مذہبی کتب خانہ اردو بازار کراچی



چنانچہ علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(فان لم تستطع الركوع والسجودا ومی ایماء) یعنی قاعدہً لآلہ وسع مثله (وجعل سجوده اخفض من ركوعه) لانه قائم مقامهما فأخذ حکمهما)

”اگر رکوع اور سجود کی طاقت نہ رکھے تو اشارہ سے نماز ادا کرے یعنی بیٹھ کر نماز ادا کرے کیونکہ اس طرح بیٹھ کر نماز ادا کرنا ایسے شخص کی وسعت میں ہے (اس سے زیادہ میں اسکو تکلیف ہے اور اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا) اور اشارہ کرتے وقت اپنے سجدہ کو رکوع سے پست رکھے۔ کیونکہ یہ اشارہ رکوع و سجود کے قائم مقام ہے لہذا اشارہ رکوع و سجود کا ہی حکم لے گا (اور رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ جھکے)۔“<sup>②</sup>

### ایک اشکال اور اس کا حل

یہاں ایک اشکال اٹھتا ہے کہ قیام ارکان نماز میں سے ایک رکن ہے جہاں قیام کو چھوڑنے کے عذر بیان کئے گئے ان میں تو واقعاً قیام دشوار تھا۔ لیکن جب بندہ اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اس وقت اس سے قیام کو کیوں ساقط کیا گیا حالانکہ وہ قیام پر قدرت رکھتا ہے حالت عذر میں تو قیام کا ترک مانا جاسکتا ہے

① الباب شرح القدوری ج 1 ص 105 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ج 2 ص 22 مطبوعہ المکتبۃ النورانیہ کراچی  
② ہدایہ ج 1 ص 161 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور

لیکن خواہ مخواہ جس رکن پر قدرت ہے اسے کیوں چھوڑا جا رہا ہے؟

حل

کتب احناف تو اس مسئلہ کو واضح لفظوں میں بیان کرتی ہیں کہ جو شخص اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہے اس سے قیام ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نور الایضاح، منیۃ المصلی، قدوری، کنز الدقائق، ہدایہ، فتاویٰ قاضی خان، درمختار ورد المحتار وغیرہ میں اسی طرح رقم ہے۔<sup>①</sup>

البتہ اس بات پر دلیل دیتے ہوئے ملا علی قاری شرح النقایہ میں یوں رقمطراز ہیں:

(وان تعذرا) آی الركوع والسجود (مع القيام او ما) بهمزۃ فی اخره وقدیدل آی اشار برأسه قاعدا (ان قدر) علی القعود لانه وسعه (ولامعه) آی وان تعذر الركوع والسجود دون القيام (فهو) آی فالایماء بالركوع والسجود قاعدا (احب) من الایماء قائما لقرب القعود من الارض وقال الشافعی یتعین القيام لا نه رکن، فلا یسقط بالعجز عن رکن آخر من الركوع والسجود، وأجیب بان رکنیۃ القيام والركوع

① نور الایضاح مع حاشیہ ضوء المصباح ص 111 مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ کراچی، منیۃ المصلی مع التعليق المحلی ص 245 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، قدوری مع حاشیہ المظہر الثوری ص 59 مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی، کنز الدقائق ص 39 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور، ہدایہ ج 1 ص 161 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور، فتاویٰ قاضی خان ج 1 ص 83 مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی پشاور، رد المحتار علی الدر المختار ج 2 ص 684 مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ محلی جنگی پشاور



لاجل الوسيلة الى السجود الذي هو نهاية التعظيم  
وسقوط الشئ بسقط وسيلته

”اگر رکوع اور سجدہ بھی قیام کیساتھ دشوار ہو گئے تو اشارہ سے نماز ادا کرے یعنی سر کیساتھ بیٹھ کر اشارہ کر لے اگر بیٹھنے کی قدرت رکھتا ہے کیونکہ اس طرح بیٹھ کر نماز ادا کرنا ایسے ہی شخص کی وسعت میں ہے اور اگر رکوع و سجود پر قدرت ہی نہیں رکھتا لیکن قیام پر قدرت رکھتا ہے تو رکوع و سجود کو بیٹھ کر اشارہ سے ادا کرنا کھڑے ہو کر اشارہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس میں زمین کا قرب ہے۔ اور جو امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قیام کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ رکن ہے اور رکوع و سجود کے رکن سے عاجزی دوسرے رکن کو ساقط نہیں کر سکتی۔“

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ قیام و رکوع کی رکیت سجدہ کی طرف وسیلہ ہونے کی وجہ سے قرار دی گئی ہے کیونکہ سجدہ (عبادت کرنے میں) انتہائی تعظیم پر ہے۔ (لہذا یہ عبادت میں اصل ہوا) اور اصل شے کا سقوط اپنے وسیلہ کو بھی ساقط کر دیتا ہے۔<sup>①</sup>

مراقی الفلاح علی نور الايضاح میں ترک قیام کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں:

(وان قدر علی القيام وعجز عن الركوع والسجود صلی قاعدا بالایماء)

”وہو افضل من ایمائہ قائما، ویسقط الركوع عمن عجز عن السجود وان قدر علی الركوع لان القيام

① شرح النفاہ لعلی قاری ج 1 ص 384 مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

وسيلة الى السجود فاذا فات المقصود بالذات لا  
يجب مادونه

”یعنی اگر وہ قیام پر قدرت رکھتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ سے عاجز ہے تو نماز کو بیٹھ کر اشارہ سے ادا کر لے۔ یہ کھڑے ہو کر اشارہ کر کے ادا کرنے سے بہتر ہے اور رکوع ایسے شخص سے ساقط ہو جاتا ہے جو سجدہ سے عاجز آگیا ہو اگرچہ رکوع پر قدرت رکھتا ہو کیونکہ قیام سجدہ کی طرف وسیلہ ہے جب مقصود بالذات (سجدہ) فوت ہو گیا تو اسکے علاوہ کا عمل (اسی بیت کیساتھ) واجب نہ رہا۔“<sup>①</sup>

علامہ حلبی ”غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی“ میں اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں:

(وان قدر المریض علی القيام دون الركوع والسجود ای کان بحیث لوقام لا یقدر ان یرکع ویسجد لم یلزمه القيام عندنا بل یجوز ان یومی قاعدا وهو افضل خلافا لزفر والثلثة فان عندهم یلزمه ان یومی قائما لان القيام رکن فلا یتروک مع القدرة علیہ ولنا ان القيام وسیلة الى السجود للخروج والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادة بدون القيام کما فی سجدة التلاوة والقيام لم یشرع عبادة وحده ذلك لان السجود غاية الخضوع حتی لو سجد لغير الله یکفر

① مراقی الفلاح علی نور الايضاح ج 2 ص 25 مطبوعہ المکتبۃ الفونیہ کراچی



بخلاف القيام واذا كان كذلك فاذا عجز عن الاصل سقطت الوسيلة كالوضوء مع الصلوة والسعي مع الجمعة)

”اور اگر مریض قیام پر قدرت رکھتا ہے لیکن رکوع و سجود پر قدرت نہیں رکھتا یعنی اس کیفیت میں ہے کہ اگر کھڑا ہو تو رکوع و سجود پر قدرت ہی نہیں رکھے گا تو اس کو عند الاحناف قیام لازم نہ رہا بلکہ جائز ہے کہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے اور یہی بہترین طریقہ ہے جبکہ امام زفر اور ائمہ ثلاثہ (امام مالک امام شافعی و امام احمد) کے نزدیک اسکو کھڑے ہو کر قیام کرنا ضروری ہے کیونکہ قیام رکن ہے اسکو قدرت کے باوجود نہیں چھوڑا جائے گا ہماری دلیل یہ ہے کہ قیام سجدہ اور بارگاہ الہی میں جھکنے کا وسیلہ ہے اور سجدہ اصل ہے کیونکہ سجدہ کو تنہا عبادت کے طور پر کیا جاسکتا ہے لیکن قیام کو نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ سجدہ تلاوت جبکہ قیام کو تنہا عبادت نہ قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہائی عاجزی اور خضوع ہے حتیٰ کہ اگر غیر اللہ کیلئے سجدہ کیا تو کافر ہو گیا جبکہ قیام میں ایسا نہیں۔ لہذا جب قیام کی حیثیت ایک وسیلہ کی سی رہ گئی۔ تو جو نہی اصل سے عاجز ہوا وسیلہ ساقط ہو جائے گا جیسا کہ وضو نماز کے لئے ہے اور سعی جمعہ کے لئے ہے۔“

واللہ اعلم بالصواب

اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر کسی چیز کو بلند کر کے سجدہ کرے تو کیا حکم؟

اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر اشارہ سے نماز ادا کرنے والا کسی چیز کو آگے رکھ کر نماز ادا کرتا ہے تو آیا اس کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟  
اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر ایسی بلند شے پر سجدہ کرتا ہے جسے زمین پر رکھا گیا ہو تو اسکی نماز ہو جائے گی اور اگر اسے ہاتھوں میں اٹھا کر سجدہ کیا گیا خواہ خود اٹھائے یا غیر، اگر عمل کثیر ہو تو نماز باطل و نہ مکروہ تحریمی ہوگی۔  
چنانچہ قدوری میں ہے:

(ولا يرفع الي وجهه شئ يسجد عليه)

”اور چہرے کی طرف ایسی شے نہ اٹھائی جائے جس پر سجدہ کیا جائے۔“<sup>①</sup>  
عالمگیری میں ہے:

(ويكره للمثومي ان يرفع اليه عودا او سادة يسجد عليه)

”اشارہ کرنے والے کے لئے مکروہ ہے کہ اسکی طرف لکڑی یا تکیہ سجدہ کرنے کے لئے اٹھایا جائے۔“<sup>②</sup>

① قدوری ص 58 مطبوعہ ضیائیہ راولپنڈی

② فتاویٰ عالمگیری ج 1 ص 151 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، کنز الدقائق ص 29 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور



(ولا يرفع الي وجهه شيئاً يسجد عليه ، فانه يكره تحريماً)  
 ”چہرے کی طرف کسی شے کو سجدہ کرنے کے لئے نہیں اٹھایا جائے گا  
 کیونکہ یہ عمل مکروہ تحریمی ہے۔“<sup>①</sup>

خیال رہے کہ یہ عبارات اور اسی مفہوم کی دیگر عبارات میں مکروہ تحریمی کا محمل  
 ایسی بلند شے کو قرار دیا جائے گا جسے ہاتھوں سے اٹھایا گیا ہو چنانچہ علامہ شامی اس  
 عبارت کے تحت لکھتے ہیں:

(اقول ، هذا محمول على ما اذا كان يحمل الى وجهه  
 شيئاً يسجد عليه بخلاف ما اذا كان موضوعاً على  
 الارض ، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن  
 الاصل الكراهية في الاول ثم قال: وان كانت الوسادة  
 موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت  
 صلاته فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على مرفقة  
 موضوعة بين يديها لعله كانت بها ولم يمنعها رسول  
 الله ﷺ من ذلك فان مفاد هذه المقابلة والاستدلال  
 عدم الكراهية في الموضوع على الارض المرتفع ،  
 ثم رایت القهستانی صرح بذلك)

”میں کہتا ہوں یہ عبارت اس صورت پر محمول ہے جب چہرے کی طرف

کسی ایسی شے کو اٹھایا جائے جس پر سجدہ کیا جاسکے ، بخلاف اس  
 صورت کے جب اس شے کو زمین پر رکھا جائے اس پر ذخیرہ کی وہ  
 روایت دلیل ہے جس کو انہوں نے اصل سے نقل کیا کہ کراہت پہلی  
 صورت میں ہے۔ پھر کہا اگر تکبیر زمین پر رکھا جائے اور اس پر سجدہ کیا  
 جائے تو اس کی نماز جائز ہوگی چنانچہ یہ ثابت ہے کہ حضرت ام سلمہ اپنے  
 سامنے رکھے ہوئے چھوٹے تکبیر پر (آشوب چشم کی) بیماری کی وجہ  
 سے سجدہ فرماتیں۔ اور آپ کو اس عمل سے حضور اکرم ﷺ نے منع  
 نہیں فرمایا۔ ان روایات کے درمیان مقابلہ کا مفاد اور استدلال زمین  
 پر رکھی ہوئی بلند شے کی عدم کراہت کو ثابت کرنا ہے پھر میں نے  
 قہستانی کو دیکھا تو انہوں نے بھی اسی بات کی تصریح کی ہوئی تھی۔“<sup>①</sup>  
 بحر الرائق میں ہے:

(واما نفس الرفع المذكور فمكروه وصرحة في  
 البدائع وغيره لما روى ان النبي ﷺ دخل على مريض  
 يعوده فوجدته يصلي كذلك فقال: ان قدرت ان تسجد  
 على الارض فاسجد والا فاوم براسك ، وروى ان  
 عبد الله ابن مسعود دخل على اخيه يعوده فوجدته  
 يصلي و يرفع اليه عود فيسجد عليه فتزع ذلك من يد  
 من كان في يده وقال هذا شئى عرض لكم الشيطان  
 اوم بسجودك ، وروى ان ابن عمر راي ذلك من مريض

① ردالمحتار على الدرالمختار ج 2 ص 285 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور

① درمختار ج 2 ص 685 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور



فقال اتخذون مع الله الهة واستدل للکراهة في المحيط بنهيہ عليه السلام عنه وهو يدل على کراهة التحريم)

”بہر حال محض مذکورہ طریقے کے مطابق کسی شے کو اٹھانا مکروہ ہے۔ بدائع وغیرہ میں اس کی تصریح موجود ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ ایک مریض کی عیادت کو گئے اس کو مذکورہ طریقے کے مطابق نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو سجدہ کرو ورنہ سر کیساتھ اشارہ سے نماز پڑھ اور مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کی عیادت کو گئے اس کو نماز پڑھتے اس طرح پایا کہ اس کی طرف لکڑی اٹھائی گئی تھی جس پر آپ کا بھائی سجدہ کرتا۔ آپ ﷺ جس کے ہاتھ میں لکڑی تھی اس سے کھینچ کر فرمایا یہ ایسی شے ہے جو شیطان تمہارے لئے پیش کرتا ہے۔ سجدہ سے اشارہ کر کے نماز ادا کرو اور مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مریض سے ایسے عمل کو دیکھ کر فرمایا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کیساتھ کوئی اور معبود بناتے ہو۔ اور محیط میں حضور اکرم ﷺ کے منع کرنے سے کراہت پر استدلال، کراہت تحریمی پر دلالت کرتا ہے۔“

اس کے تحت ”منحة الخالق“ میں علامہ شامی رقمطراز ہیں:

(الکراهة فيما اذا رفعه شخص اخر كما يشعربه ماذكره المؤلف وعدمها فيما اذا كان على الارض،

ثم رايت القهستاني۔ قال بعد قوله، ولا يرفع الى وجهه شئى يسجد عليه فيه اشارة الى أنه لو سجد على شئى مرفوع موضوع على الارض لم يكره ولو سجد على دكان دون صدره يجوز كالتصحيح لكن لوزاد يومی ولا يسجد عليه كما في الزاهدی)

”یعنی کراہت اس صورت میں ہے جب اس شے کو کوئی دوسرا شخص اٹھائے جیسا کہ مؤلف کی عبارت اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور عدم کراہت اس صورت میں ہوگی جب اس شے کو زمین پر رکھا جائے پھر میں نے قہستانی کو دیکھا تو انہوں نے بھی۔ ولا یرفع الی وجهه الخ۔ کے قول کے بعد یوں وضاحت کی تھی کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر اس نے ایسی بلند شے پر سجدہ کیا جس کو زمین پر رکھا گیا ہے تو یہ مکروہ نہیں اور اگر بلند شے پر سجدہ کیا جو سینے سے نیچے ہو (یعنی نصف گز سے کم ہو) تو اس کی نماز تندرست شخص کی طرح جائز ہوگی اور اگر بلندی کی مقدار اس سے زائد ہو تو اشارہ سے نماز پڑھے اس پر سجدہ نہ کرے۔“<sup>①</sup>

لہذا جن روایات میں کسی شے کو اٹھا کر سجدہ کرنے کی ممانعت<sup>②</sup> وارد ہوئی

① منحة الخالق علی بحر الرائق ج 2 ص 201200 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روز کوئٹہ

② السنن الکبریٰ 2-308 مطبوعہ دارالمعرفة بیروت لبنان، السنن الصغریٰ 1-180 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، الاوسط للطبرانی 8-42 مطبوعہ مکتبۃ المعارف الرياض، البناہ شرح الہدایہ ج 3 ص 196 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان



تحریری قرار دی ہے ان سے تسامح واقع ہوا ہے۔ حالانکہ ہم نے گزشتہ عبارت میں ”ردالمحتار“ اور ”منحة الخالق“ کے حوالہ سے علامہ ابن عابدین شامی کی صراحت نقل کی ہے کہ اگر اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے بلندی کی زمین کی سختی پہنچ رہی ہے تو اس کے لئے یہ جائز ہے کراہت اس صورت میں ہے اگر اس شئی کو ہاتھوں میں اٹھایا گیا ہو اور تختہ دار کرسی کے تختے کو زمین کی سختی پہنچ رہی ہوتی ہے لہذا اس پر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کی نماز ادا ہو جائے گی اگر چاہیہ زمین پر بیٹھ کر پڑھنے میں ہے اور جو زمین پر سجدہ کر سکتا ہے اس کی نماز کرسی پر نہیں ہوگی۔

نصف گز (9 انچ) کی بلندی تک سجدہ کا تحقق کیوں؟

اور رہا فقہاء کرام کا بلندی سجدہ کی آخری حد نصف گز (9 انچ) مقرر کرنا یہ اس معنی میں ہے کہ سجدہ کا تحقق ہی اتنی بلندی پر ہوتا ہے۔ اسی واسطے سجدہ کی حد بیان کرتے ہوئے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(وقالوا: لان الركوع هو الانحناء والسجود هو الانخفاض لغة فتعلق الركنية بالادنى منهما وقالوا ايضا قوله تعالى: ﴿اركعوا واسجدوا﴾ امر بالركوع والسجود وهما لفظان خاصان يراد بهما الانحناء والانخفاض، فيتأدى ذلك بآدنى ما ينطلق عليه من ذلك)

”یعنی مشائخ نے (رکوع اور سجود میں طمانیت کو فرض قرار نہیں دیا) کیونکہ لغت میں رکوع کہتے ہیں جھکنے کو اور سجدہ کہتے ہیں انتہائی پست ہونے کو لہذا ان دونوں میں سے ادنیٰ وجود کیساتھ بھی رکیت کا تحقق ہو

ہے اس کا عمل بھی یہی ہے کہ اس شئی کو ہاتھوں سے اٹھایا گیا ہو اور زمین پر نہ رکھا گیا ہو۔

جب یہ بات فقہاء کرام کے نزدیک مسلم ہے کہ نصف گز (9 انچ) سے زیادہ مقدار ہو تو نماز سجدہ سے ادا نہیں ہوگی۔ بلکہ اشارہ سے ادا ہوگی اب ہم آپ کے سامنے وہ روایت پیش کرتے ہیں جس میں ایک گز (18 انچ) کی بلندی پر سجدہ کیا گیا۔ چنانچہ امام بیہقی اپنی سنن میں حضرت ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

(رأيت عدی ابن حاتم یسجد علی جدار فی المسجد إرتفاع قدر ذراع)

”یعنی میں نے حضرت عدی ابن حاتم رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد میں دیوار پر سجدہ کرتے دیکھا جس کی لمبائی ایک گز کی بلندی پر تھی۔“

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ اگر بلندی اتنی ہو جس پر سجدہ کیا جائے اور اسکو سجدہ والی نماز نہ بھی قرار دیا جائے بلکہ اشارہ والی نماز قرار دیا جائے تو اس صورت میں بھی اگر کوئی بلند شئی پر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے مانتا اس پر رکھ دے تو اشارہ سے پڑھنے والے کی نماز ہو جائے گی۔

تختہ دار کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت

لہذا اس اعتبار سے مساجد میں رکھی گئیں تختہ دار کرسیوں پر ان حضرات کی نماز ہو جائے گی جو زمین پر واقعاً سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھیں۔ اور یہ نماز مکروہ تحریمی بھی نہ ہوگی۔ خاص اس صورت کے بارے جن حضرات نے درمختار کی عبارت نقل کر کے اشارہ سے نماز پڑھنے والوں کے لئے بھی ایسی کرسی پر نماز مکروہ



گفتگو ہے..... الخ۔“

”فرائض میں سے پانچواں فرض سجدہ ہے اور یہ ایسا فرض ہے جو زمین پر چہرہ رکھنے کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے یا اس چیز پر چہرے رکھنے کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے جو زمین کے ساتھ متصل ہے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ جہاں رکوع کی مقدار کی انتہاء ہوتی ہے سجدہ میں ذرا اس سے زیادہ پستی پائی جائے اور قیام کی حد سے باہر ہو کیونکہ اتنی مقدار سے اوپر والے کو لغت اور عرف میں سجدہ کرنے والا نہیں کہا جاتا البتہ سجدہ کو کمال کے طریقہ پر پیشانی، ناک، دونوں قدم، ہاتھ اور دونوں گھٹنے کو زمین پر رکھنے سے ادا کیا جائے گا۔“<sup>①</sup>

”غنیۃ المستملی“ میں سجدہ کی اس بلندی کو پیش نظر رکھتے ہوئے علامہ حلیؒ نے فرمایا:

(ولو وضع كفه بالارض وسجد عليها يجوز على الصحيح ولو بلا عذر والوجه في ذلك ان السجود لا يشترط ان يكون على الارض بلا حائل ولا ان لا يكون موضع السجود ارفع من موضع القدمين)

”یعنی اگر نمازی نے سجدہ کرتے وقت زمین پر ہتھیلی رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو صحیح مذہب کے مطابق جائز ہے اگرچہ بلا عذر ہی کیوں نہ ہو اس میں اصل وجہ یہ ہے کہ زمین پر سجدہ کرنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ

جائے گا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان: ﴿اركعوا واسجدوا﴾ ”رکوع کرو اور سجدہ کرو۔“ میں حکم رکوع اور سجدہ کا ہے اور یہ دونوں لفظ خاص ہیں جن سے مراد اختفاء (جھکنا) اور انخفاض (انتہائی پست ہونا) ہے سو رکوع اور سجدہ اس ادنیٰ مقدار کے ساتھ ہی ادا ہو جائیں گے جس پر اس کا اطلاق کیا جائے۔“<sup>②</sup>

علامہ حلیؒ ”غنیۃ المستملی“ میں رقمطراز ہیں:

(وكذلك ركنية السجود متعلقة بادنئ ما يطلق عليه اسم السجود وهو وضع الجبهة على الارض والكلام فيه كاللکلام في الركوع..... الخ)

(والخامسة من الفرائض السجدة وهي فريضة تتادی بوضع الجبهة على الارض او ما يتصل بها بشرط الانخفاض الزائد على نهاية الركوع مع الخروج عن حد القيام لانه لا يعد ساجدا لغة وعرفا بما دونه ويعد به واما تاديه على وجه الكمال فهو بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين)

”یعنی اسی طرح سجدہ کی رکنیت ہے کہ وہ بھی (رکوع کی طرح) اس ادنیٰ مقدار کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جس پر سجدہ کے نام کا اطلاق کیا جاسکے اور وہ ہے زمین پر چہرے کو رکھنا اور سجدہ میں رکوع کی مثل

① نجيب الافكار في شرح معاني الآثار ج 2 ص 653 مطبوعه الوقف المدني الحيري  
دہ بند، الہند

② غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص 277، 278 مطبوعه مذهبى کتب خانہ اردو بازار کراچی



درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ سجدہ کی جگہ قدموں کی جگہ سے بلند نہ ہو۔<sup>①</sup>

مواظبت ہو کہ سجدہ کا تحقق خاص زمین کیساتھ چہرہ ملانے میں منحصر نہیں بلکہ اتنی بلند جگہ جس میں رکوع سے ذرا زیادہ جھکنا پایا جائے اس سے بھی سجدہ ثابت ہو جاتا ہے۔ اور وہ بلندی کی مقدار (9 انچ) ہے۔ لہذا تختہ دار کرسی میں اگرچہ قدموں اور سجدہ کی جگہ میں خاص فرق آ رہا ہے لیکن اس پر اشارہ سے نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز فقہاء کرام گزشتہ عبارت کی روشنی میں ادا ہو جائے گی۔

علامہ احمد طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت کا حل

بعض حضرات نے علامہ احمد طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت جو انہوں نے مراقی الفلاح کی شرح میں لکھی، سے تختہ دار کرسی پر اشارہ سے نماز پڑھنے والوں کے لئے بھی مکروہ تحریمی کا حکم لگایا ہے حالانکہ عبارت ان کا ساتھ نہیں دے رہی۔  
مراقی الفلاح میں یوں ہے:

(فان فعل) ای: وضع شیاً فمسجد علیہ (وخفض راسہ) للیسجود عن ایمائہ للركوع (صح) ای: صحت صلاتہ لوجود الایماء لکن مع الاساءة لما روینا)

”یعنی اگر اشارہ سے نماز پڑھنے والے نے کسی چیز کو رکھ کر اس پر سجدہ کیا اور اپنا سر اشارہ میں سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکا لیا تو صحیح ہے یعنی اس کی نماز درست ہو جائے گی کیونکہ اشارہ پایا گیا ہے لیکن

① غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ص 280 مطبوعہ مذہبی کتب خانہ اردو بازار کراچی

یہ نماز ”مع الاساءة“ جائز ہوئی اس منع والی روایت کی وجہ سے جسے ہم نے گزشتہ بیان کیا۔<sup>①</sup>

اس کے تحت علامہ احمد طحاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(المراد بها کراهة التحريم یظهر للنهی عنه فی الحدیثین السابقین)

”یعنی اساءة سے مراد اس صورت میں مکروہ تحریمی ہوگا جس کے بارے میں گزشتہ دو حدیثوں میں ظاہر ہوئی۔“<sup>②</sup>

ہم علامہ طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت کا محمل بیان کرنے سے قبل ”اساءة“ کی مختصر سی وضاحت کرتے ہیں۔

”اساءة“ کی وضاحت

”اساءة“ سوء سے مشتق ہے جس کا معنی ہے (برا ہونا) علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ ”اساءة“ کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(الاساءة دون الکراهة أو فحش منها، ووفقنا بینہا بانہا دون کراهة التحريمه و فحش من کراهة التنزیہة)  
”کیا ”اساءة“ کراہت سے کم یا زیادہ درجہ کو کہیں گے؟ ہم نے (اساءة کے بارے میں مختلف اقوال میں) تطبیق یوں دی کہ اساءة مکروہ تحریمی سے کم اور مکروہ تنزیہی سے زیادہ درجہ کو کہتے ہیں۔“<sup>③</sup>

① حاشیہ الطحطاوی علی المراقی ج 2 ص 22، 23 مطبوعہ المکتبۃ الغوثیہ کراچی

② حاشیہ الطحطاوی علی المراقی ج 2 ص 22، 23 مطبوعہ المکتبۃ الغوثیہ کراچی

③ رد المحتار علی الدر المختار ج 2 ص 370 مطبوعہ مکتبۃ حقایقہ پشاور

یہی تحقیق قدرے تفصیل سے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ترک سنت کی بحث میں بھی بیان کی۔<sup>①</sup>

لیکن حق یہ ہے کہ اساءۃ کے مفہوم میں وسعت ہے کبھی اسکا اطلاق مکروہ تحریمی پر ہوتا ہے اور کبھی مکروہ تنزیہی پر، اصل اس میں دلائل شرع معتبر ہیں۔ اگر دلائل شرع تحریم کی طرف داعی ہیں تو مکروہ تحریمی ورنہ مکروہ تنزیہی چنانچہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اساءۃ کے بارے میں اگرچہ کلمات علماء مضطرب ہیں کوئی اسے کراہت سے کم کہتا ہے:

(كما في الدر صدر سنن الصلوة وبه نص الامام عبد العزيز في الكشف وفي التحقيق)

جیسا کہ دستار میں سنن نماز کے شروع میں ہے اور امام عبد العزیز بخاری نے کشف میں اور تحقیق میں اسی کی تصریح کی ہے۔“

کوئی زائد، کما فی الشامی عن شرح المنار للزین ”جیسا کہ شامی میں محقق زین ابن نجیم کی شرح منار سے نقل ہے۔“ کوئی مساوی کما فی الطحطاوی ثمہ وفی ادراک الفریضۃ عن الحلبی شارح الدر ”جیسا کہ طحطاوی نے سنن نماز اور ”باب ادراک الفریضۃ“ میں امام حلبی، شارح در مختار سے نقل ہے۔“

مگر عند تحقیق اس کا مقابل سنت موکدہ ہونا چاہیے کہ جس طرح سنت موکدہ واجب و سنت زائدہ میں برزخ ہے یونہی اساءۃ کراہت تحریم و کراہت تنزیہ میں

کما فی الشامی۔<sup>②</sup>

اساءۃ کے بارے جب تحقیق یہ ہے کہ یہ کراہت تحریم و تنزیہ میں مشترک ہے اور دلائل شرع جس طرف داعی ہوں وہی جانب رائج ہو جائے گی۔

لہذا ہمیں اب اس مسئلہ میں دلائل شرع کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اور ہمارے گزشتہ دلائل فقہاء کرام کی عبارات اور احادیث مبارکہ ہیں جن سے ہم نے یہ ثابت کیا کہ اگر اشارہ سے نماز پڑھنے والا تختہ دار کرسی پر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور اگر اساءۃ کیساتھ بھی مانی جائے تو اس کا درجہ بھی ان دلائل شرع کی روشنی میں کراہت تنزیہی کا ہوگا اور کراہت تنزیہی کا عمل گناہ نہیں ہوا کرتا ”کما حقق علیہ فاضل البریلوی رحمۃ اللہ علیہ فی فتاویٰ“

اور رہا جو علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اساءۃ کے بارے فرمایا۔ اس بارے ذرا توجہ مطلوب ہے۔ آپ کی عبارت ہے۔

(فیما یظہر للنہی عنہ)

”یعنی جس صورت میں نہی ظاہر ہوئی۔“

یہاں سے تو علامہ طحطاوی گزشتہ احادیث میں جو منع کی صورت ظاہر ہوئی اس پر مکروہ تحریمی کا حکم لگا رہے ہیں اور منع کی صورت دیگر دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے حق میں یہی نکلتی ہے کہ اس شے کو ہاتھوں میں اٹھایا گیا ہو۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کی عیادت کو گئے تو اسے اٹھائی ہوئی لکڑی پر سجدہ کرتے پایا۔

① فتاویٰ رضویہ ج (1، ب) ص 903، 904 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

② ردالمحتار علی الدر المختار ج 2 ص 207 مطبوعہ مکتبہ حقایقہ پشاور



(فنتع ذلك من يد من كان في يده.....الخ)

”آپ نے جس کے ہاتھ میں لکڑی تھی اس سے کھینچ کر فرمایا: یہ ایسی شے ہے جو شیطان تمہیں پیش کرتا ہے۔“<sup>①</sup>

اور حدیث میں رفع کا معنی بھی ہاتھوں سے اٹھانے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

علامہ طحاوی رحمہ اللہ کی عبارت سے اس بات کی وضاحت معلوم ہوتی ہے کہ وہ منع کی گزشتہ احادیث کو کسی خاص صورت پر محمول کرتے ہیں اور اس کے علاوہ کو ترک کرتے ہیں اور وہ خاص صورت یہی ہے کہ اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے کسی شے کو ہاتھوں میں اٹھا کر رکھا گیا ہو۔ لہذا اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لیے تختہ دار کرسی پر نماز کو ناجائز کہنا افراط ہے۔ اور تندرست شخص کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کو جائز کہنا تفریط ہے۔

تختہ دار کرسی پر اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے احتیاطی تدابیر

اولاً یہ بات سمجھ لیں کہ جو شخص اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہے وہ اگر مطلوب مقدار (9 انچ) سے بلند شے پر سر رکھ بھی دے تو اس سر رکھنے کو اشارہ ہی کہیں گے سجدہ نہیں کہیں گے۔<sup>②</sup>

ثانیاً اشارہ سے نماز ادا کرنے والا اپنے اشارہ میں رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ جھکے گا۔ اگر رکوع و سجدہ کو برابر کر دیا یعنی رکوع کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا اور سجدہ کے لئے بھی تختہ پر سر رکھ دیا تو نماز درست نہ ہوگی۔<sup>③</sup>

① منحة الخالق علی بحر الرائق ج 2 ص 200 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

② البنایہ شرح الہدایہ ج 3 ص 195 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان

③ بحر الرائق ج 2 ص 200 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

بلکہ اسے چاہیے کہ رکوع کے لئے کم جھکے اور سجدہ کے لئے زیادہ جھکے۔

ثالثاً اشارہ کا تحقق سر کی حرکت کیساتھ ہو جاتا ہے۔<sup>①</sup>

بہت زیادہ جھکنا اس کے لئے اب فرض نہیں رہا۔<sup>②</sup>

بلکہ اس کے حق میں فرض صرف اشارہ ہے۔<sup>③</sup>

اگر اشارہ پایا گیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر اشارہ نہ پایا گیا تو نماز نہ ہوگی۔<sup>④</sup>

### نتیجہ بحث

گزشتہ گفتگو کا ہمارے سامنے خلاصہ یہ نکلا کہ نماز ادا کرنے والے حضرات دو قسم کے ہیں:

① سجدہ کر کے نماز ادا کرنے والے

② اشارہ کر کے نماز ادا کرنے والے

① سجدہ کر کے نماز ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں: ① زمین پر سجدہ کر کے نماز ادا کرنے والے۔ ② نصف گز (9 انچ) کی بلند مقدار پر رکھی گئی شے پر سجدہ کر کے نماز ادا کرنے والے۔

نوٹ نمبر ①: جو شخص زمین پر سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کا بلا عذر 9 انچ کی بلندی پر سجدہ کرنا مکروہ ہے۔ اور جو عذر کی وجہ سے اتنی بلندی پر سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس پر سجدہ کرنا لازم ہے۔<sup>⑤</sup>

① بدائع الصنائع ج 1 ص 275 مطبوعہ مؤسسة التاریخ العربی بیروت لبنان

② ردالمحتار علی الدر المختار ج 2 ص 285 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور محلہ جنگی

③ البنایہ شرح الہدایہ ج 3 ص 195 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان

④ بحر الرائق شرح کنز الدقائق ج 2 ص 200 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

⑤ ردالمحتار علی الدر المختار ج 2 ص 686 مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور



نوٹ نمبر ①: جو شخص سجدہ سے نماز ادا کرنے والا ہے اس کے لئے قیام چھوڑنا جائز نہیں البتہ قیام کے عذروں میں سے اگر کوئی عذر پایا جائے تو قیام چھوڑ سکتا ہے۔

② اشارہ سے نماز پڑھنے والا اگر کسی بلند شے وغیرہ پر سر رکھ کر نماز ادا کرتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اس بلند شے کو زمین کی سختی پہنچ رہی ہے یا اسکو اٹھایا گیا ہے اگر اسے اٹھایا گیا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اگر اسے زمین کی سختی پہنچ رہی ہے تو پھر دیکھیں گے کیا وہ رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ جھکتا ہے یا نہیں؟ اگر فرق کر کے جھکتا ہے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

نوٹ: اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے تاہم کھڑا ہونے کا بھی اسے اختیار ہے۔<sup>①</sup>

لہذا اس وضاحت کی روشنی میں آج کل تختہ دار کرسی یا اس کے علاوہ بلند جگہ پر ایسے شخص کی نماز درست ہوگی جو سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اس مسئلہ میں افراط و تفریط سے پرہیز کیا جائے۔ اگر شریعت مطہرہ کی روشنی میں اشارہ سے نماز پڑھنے والے حضرات اس تختہ دار کرسی پر نماز ادا کر لیتے ہیں تو ہمیں ان کی نماز کی ادائیگی سے کسی چیز کو رکاوٹ نہیں بنانا چاہیے۔ نیز عذر ثابت ہونے پر کرسی کا صف میں خلا ”فرجہ ممنوعہ“ میں سے نہیں کر اسے پر کرنا ممکن ہوتا ہے اور اسے پر کرنا ممکن نہیں اور یہ عذر ضرورہ ثابت ہے۔

اور جو حضرات کسی عذر صحیح کے بغیر خواہ مخواہ تھوڑی سے تھکاوٹ یا ہلکی پھلکی درد سے کرسی یا بلند شے پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی نماز کے نہ ہونے کے فیصلہ سے شریعت مطہرہ کی قلم رکنی نہیں چاہئے۔ آج کل نمازوں میں ایک بے جا سستی کی جارہی ہے یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ہم نماز کے لئے وقت بھی نکال رہے ہیں

اس کے باوجود ہم غفلت میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہی حضرات واش روم میں بیٹھ کر قضائے حاجت کریں لیکن مسجد میں آکر جوڑوں کی درد کے بہانے کرسی کی زینت بنیں جب کرسیاں نہیں تھیں کیا اس وقت یہ مریض نہ تھے مساجد میں کرسیوں کی کثیر تعداد دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کرسیوں کا طوفان اُمنڈھ آیا ہے باقی نمازیوں سے خود کو بلاوجہ ممتاز کر کے بیٹھنا یہ تو حکمت جماعت کے خلاف ہے بس بہتری حضور اکرم ﷺ کے فرمان: زمین پر نماز پڑھو اگر طاقت رکھتے ہو۔ پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ دیکھئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بارے کیا عمل رہا؟

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نظر بند ہو گئی، طیب نے آپ کو کہا اگر آپ چند دن گدی کے بل لیٹیں تو آپ کی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں۔

(فشاور عائشہ و جماعة الصحابة رضوان الله تعالى  
عنهم فلم يرخصوا له في ذلك)

”آپ رضی اللہ عنہما نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس بارے مشورہ کیا انہوں نے (آپ کی کبر سنی اور تقویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے) آپ کو اس معاملہ کی رخصت نہ دی اور آپ کو کہا:

(أرايت لو مت في هذه الايام كيف تصنع بصلاتك)

”تیرا کیا خیال ہے اگر تیری انہی ایام میں موت واقع ہو جائے تو اپنی نمازوں کا کیا کرو گے؟“<sup>①</sup>

① مصنف ابن ابی شیبہ ص 399 بحوالہ بدائع الصنائع ج 1 ص 286 مطبوعہ موسستہ



اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ حضور ﷺ کے صدقہ ایمان پر فرمائے۔ مجھ خطا  
کار کو بخشے اور ہم سب پر رحمت فرمائے۔  
امین بجاہ سید المرسلین ﷺ

یارب بالمصطفیٰ بلغ مقاصدنا

واغفر لنا ماضی یا واسع الکرم

طالب دعا:

ضمیر احمد مرتضائی

الراجی الی رحمة ربہ الباری

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سورہ نجم  
کی تلاوت فرمائی آپ کیساتھ لوگوں نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ بچا جس نے اپنا سر  
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا نہ دیا ہو مگر ایک شخص نے ( بجائے سجدہ کرنے کے سجدہ  
کی جگہ سے ) کنکریاں یا مٹی کو پکڑ کر اپنے چہرے کی طرف اٹھایا اور کہا مجھے یہی کافی  
ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(فلقد رأيتہ بعد قتل کافراً)

”پیشک اس واقعہ کے بعد میں نے اس شخص کو کفر کی موت پر قتل ہوتے  
دیکھا۔“ ①

حضرات محترم! یہ حرمان نصیبی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی  
طاقت بھی رکھیں پھر بھی اسکے سامنے نہ جھکیں۔

ذرا سوچئے کہیں ہم تو اس کافر کی طرح کرسی کے تختے کو بلند کر کے سجدہ سے رک تو نہیں رہے  
جسے معبود مان لیا جائے اس کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا کیسے روا ہے؟ بہر حال گذشتہ عبارات ایک  
طرف سید ذرائع کے لیے کرسیوں کو مسجد میں رکھنے سے بالکل احتیاط کی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہم نے اس مضمون میں حتی المقدور حق کے دامن کو تھامنے کی کوشش کی ہے  
عبارات فقہاء کے ساتھ احادیث مبارکہ کا التزام بھی کیا ہے اب اس کے بعد جو  
درستی پائیں وہ خدائے ذوالجلال کی توفیق اور اساتذہ کی محنت سمجھیں اور جو خطاء ہو  
اس کا سزاوار مجھ کو ہی ٹھہرائیں۔ غلطی سے مطلع بھی فرمائیں تاکہ آئندہ اسے دور کیا  
جاسکے۔



## ماخذ ومراجع

1	قرآن مجيد	21	اللباب فى شرح القدورى
2	بخارى شريف	22	البنية شرح الهداية
3	مسلم شريف	23	حاشية الطحطاوى على المرقاى
4	سنن نسائى	24	شرح النقاىه لملا على قارى
5	مسند احمد بن حنبل	25	يدائع الصنائع
6	السنن الكبرى للبيهقى	26	تبين الحقائق شرح كنز الدقائق
7	السنن الصغرى للبيهقى	27	بحر الرائق على كنز الدقائق
8	معجم الاوسط للطبرانى	28	منحة الخالق على بحر الرائق
9	مصنف ابن ابى شيبه	29	حاشية الطحطاوى على الدر المختار
10	عمدة القارى شرح صحيح البخارى	30	خلاصة الفتاوى
11	شرح صحيح مسلم للنووى	31	فتاوى قاضى خان
12	نخب الافكار على شرح معانى الآثار	32	فتاوى عالمكبرى
13	كنز الدقائق	33	عمدة الراىه حاشية شرح الوقاىه
14	قدورى	34	الكشاف فى اصطلاحات الفنون
15	منية المصلى	35	لسان العرب
16	نور الايضاح	36	فتاوى رضويه
17	درمختار	37	بيان القرآن
18	هداىه		
19	غنية المستملى شرح غنية المصلى		
20	الجوهرة النيره شرح القدورى		